REGD. No. L.5259

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۰ نبوت ۱۳۳۶ ہش | ۱۰ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۶۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

— بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں —

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔
احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۹ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل رات کے ابتدائی حصہ میں درد کی شکایت رہی۔ پھر نیند آگئی۔ بارہ بجے کے بعد درد کی تکلیف سے آنکھ کھل گئی۔ چار بجے تک تکلیف زیادہ رہی۔ بائیں طرف سینہ کے بالائی حصہ میں درد زیادہ رہا۔ چار بجے پھر نیند آگئی۔ جو صبح صادق تک رہی۔ اس وقت بھی کہ صبح کے ۸ بجے درد تکلیف دے رہا ہے۔ احباب کرام صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

— مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے ہیں بندش پیشاب اور بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر مزید بحث آئندہ پیر کو ہوگی

خیال ہے آئندہ اجلاس میں فلپائن اور کولمبیا کے نمائندے ایک قرارداد کا مسودہ پیش کریں گے

نیویارک ۹ نومبر۔ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ آئندہ پیر کو حفاظتی کونسل کشمیر کے سوال پر پھر بحث کریگی۔ ایک خبررساں ایجنسی نے باخبر حلقوں کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ موجودہ بحث کے دوران میں برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں نے جن خیالات کا اظہار کیا تھا۔ آجکل ان کے مطابق ہی ایک قرارداد کا مسودہ تیار کرنے کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔

ان نمائندوں نے تجویز پیش کی تھی کہ اقوام متحدہ کے نمائندے مسٹر ڈنیک گراہم کو ایک مرتبہ پھر ہندوپاکستان بھیجا جائے۔

اخباری نمائندوں کی اطلاع کے مطابق آئندہ اجلاس میں فلپائن اور کولمبیا کے نمائندے ایک مشترکہ قرارداد کا مسودہ پیش کریں گے۔ علاوہ ازیں بھارتی نمائندے مسٹر کرشنا مینن کی تقریر بھی جاری رہیگی جو وہ گذشتہ اجلاس میں مکمل نہیں کر سکے تھے۔

آزادیٔ کشمیر کے بغیر پاکستان کی سرحدیں نامکمل ہیں

جلسۂ عام میں وزیر دفاع میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کی تقریر

کراچی ۹ نومبر۔ وزیر دفاع میاں ممتاز محمد دولتانہ نے کہا ہے کہ آزادیٔ کشمیر کے بغیر پاکستان کی سرحدیں نامکمل ہیں۔ کل انہوں نے یہاں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا مسلم لیگ نے قیام پاکستان کے لئے جو جدوجہد شروع کی تھی۔ جب تک کشمیر آزاد نہ ہو جائے وہ جدوجہد ختم نہیں ہو سکتی۔ وہ بدستور جاری ہے۔ پاکستان کے عوام کو ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ دوران تقریر میں انہوں نے کہا جداگانہ طریق انتخاب اور ایک یونٹ کے مسائل میری پارٹی کے لئے بنیادی مسائل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میری پارٹی جداگانہ طریق انتخاب کی اس لئے حامی ہے کہ کہیں وہ نظریہ ختم نہ ہو جائے۔ جو نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کے لئے دعا کی درخواست

پچھلے دنوں ہمبرگ سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کثرت پیشاب کے باعث بیمار ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

محمد سلطان اکبر صاحب نے امسال بی۔اے آنرز (عربی) کے امتحان میں دوئم پوزیشن حاصل کی ہے۔ اور عربی (پاس کورس) میں آپ تمام یونیورسٹی میں اول رہے ہیں۔ اس بناء پر آپ کو انعامی وظیفہ کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ — احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو دینی اور دنیوی مزید کامیابیاں عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترم جناب چوہدری شیر محمد صاحب انتقال فرما گئے

اناللہ وانا الیہ راجعون

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم جناب چوہدری شیر محمد صاحب نمبردار چک ۳۳ جنوبی سرگودہا مورخہ ۸ نومبر ۱۹۵۷ء بروز جمعہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر اپنے چک میں وفات پا گئے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ سابق امام مسجد لنڈن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد کے والد تھے۔

ادارہ الفضل اس صدمہ پر محترم باجوہ صاحب اور ان کے خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرے۔ اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ احباب جماعت بھی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ

مورخہ ۱۰ نومبر بروز اتوار چار بجے بعد دوپہر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مجلس مذاکرہ علمیہ کا اجلاس منعقد ہوگا جس میں جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مقالہ پیش فرمائیں گے۔ مقالہ کا عنوان ہے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رجل قوام" (سیکرٹری)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۵۷ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام

ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۵۷ء میں جو مودودی صاحب کا ماہنامہ ہے۔ منصور صاحب کی کتاب "قول سدید" پر تبصرہ شائع ہوا ہے۔ جس میں تبصرہ نگار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت پر تمسخر اڑانے کی کوشش کی ہے۔

ہم ترجمان القرآن والوں کی ذہنیت سے واقف ہیں۔ اس لئے ہمیں اس پر کوئی تعجب نہیں ہے۔ یہ لوگ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ اب کسی بشر سے کلام نہیں کرتا۔ جو کچھ تھا پہلے تھا اب آئندہ کوئی ایسا انسان پیدا نہیں ہو سکتا۔ جس کو اللہ تعالےٰ اپنے خطاب سے نوازے۔ ان لوگوں کا نبوت وغیرہ کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ بھی نیچری طرز کا ہے۔ وہ جیسا کہ مودودی صاحب نے اپنے رسالہ دینیات میں تشریح کی ہے۔ نبوت کو محض ایک فطری ملکہ سمجھتے ہیں۔ جو انبیاء میں دوسروں سے ذرا بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ البتہ موجودہ تبصرہ نگار نے نبوت کو وہی چیز بیان کیا ہے۔ جس سے صرف یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ سنی سنائی باتوں کو ہی اپنے عقائد کی بنیاد بناتے ہیں۔ ورنہ ان کا اپنا کوئی متعین عقیدہ نہیں ہے۔ چونکہ وہ مانتے ہیں کہ اب کمالات نبوت بالکل بند ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ نبوت کی ماہیت کو بھی نہیں پا سکتے۔

خیر ہم اس وقت "نبوت" کے متعلق عام بحث کرنے کے لئے نہیں لکھ رہے۔ ہم آج جس بات کو بیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ پیغامی اخبار "پیغام صلح" کا تبصرہ ہے۔ جو اس نے اس تبصرہ پر کیا ہے۔ پیغامی جیسا کہ معلوم ہے بظاہر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے بعد بھی مکالمہ مخاطبہ کے قائل ہیں۔ لیکن دراصل ان کا موجودہ تبدیل شدہ عقیدہ بھی مودودی صاحبان کے عقیدہ سے ملتا جلتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بھی غیر احمدیوں کی مخالفت کے خوف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوئے نبوت کو دعوئے غیر نبوت قرار دے رکھا ہے۔ جیسا کہ ہم گزشتہ اداریوں میں لکھ چکے ہیں "قول سدید" جو ایک پیغامی کی لکھی ہوئی ہے۔ اسی عقیدہ "نبوت غیر نبوت" کی تائید میں لکھی گئی ہے۔

تبصرہ زیر بحث میں بھی "پیغام صلح" نے یہی موقف اختیار کیا ہے۔ اور بخیال خود یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی قسم کا کبھی کوئی دعوئے نبوت کیا ہی نہیں۔ ذیل میں ہم اس سے ایک ذرا طویل اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے پیغام صلح والوں کی ذہنیت اور طریق کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ لکھتا ہے۔

"ریویو نگار نے حقیقۃ الوحی صلا۹۷ کی حسب ذیل عبارت کو خاتم النبیین کی ایک نرالی اور عجیب وغریب تاویل قرار دیا ہے۔

"خدا کی مہر نے یہ کام کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہونچا۔ کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنے آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی گئی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنے آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں دی گئی"۔

افسوس کہ ریویو نگار نے کسی قادیانی نوٹ بک سے یہ غیر مکمل عبارت نقل کر دی۔ اور اسی وجہ سے اس کو ایک نرالی اور عجیب وغریب تاویل قرار دے دیا۔ اگر اصل کتاب حقیقۃ الوحی کو پڑھا ہوتا۔ تو اس کے ساتھ کا اگلا فقرہ تمام عبارت کی تشریح کے لئے کافی تھا

"یہی معنے اس حدیث کے ہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنے میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

دیکھا آپ نے؛ خاتم النبیین کی اس "نرالی اور عجیب وغریب تاویل" میں آنحضرت صلعم کی پیروی سے جن کمالات نبوت کے ملنے اور آپ کی توجہ روحانی کو نبی تراش قرار دیا گیا ہے۔ وہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے بڑھ کر نہیں۔ اس کو آپ نرالی اور عجیب وغریب تاویل قرار دیں۔ یا جو جی چاہے کہیں۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ خاتم النبیین کے مفہوم میں جہاں انقطاع نبوت کا پہلو ہے وہاں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیض روحانی کے اجراء کا پہلو بھی شامل ہے۔ جس سے آپ کے پیرووں کو اگرچہ منصب نبوت نہیں مگر کمالات نبوت ضرور ملتے ہیں۔ جس کا ذکر حدیث نبوی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میں موجود ہے۔ کاش ترجمان القرآن کے ریویو نگار اور ان کے دیگر ہم نواؤں کو اس قدر نور بصیرت حاصل ہوتا۔ کہ خاتم النبیین کے مفہوم میں انقطاع نبوت کے ساتھ افاضہ کمالات نبوت کا پہلو بھی انہیں نظر آ جاتا کہ انہی دونوں پہلوؤں میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اصلی اور حقیقی شان مضمر ہے"۔

(پیغام صلح ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

اس میں پیغام صلح نے قادیانی (احمدیوں) پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک غیر مکمل عبارت پیش کرتے ہیں۔ اور ایک اگلا ٹکڑا علمائے امتی والا پیش کر کے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آپ کا دعوئے نبوت دعوئے نبوت نہیں تھا۔

ہم اپنے گزشتہ اداریوں میں بتا چکے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوئے ہے کہ وہ ایک پہلو سے امتی ہیں اور ایک پہلو سے نبی ہیں۔ اور یہ کہ امتی نبوت امتی نبوت ہی ہوتی ہے۔ نہ کہ محدثیت یا کوئی اور چیز۔

اس کے برخلاف پیغامیوں نے اپنا عقیدہ بدل کر عجیب پوزیشن اختیار کر لی ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ کو "نبی" کا نام دیا گیا اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ آپ کو "کمالات نبوت" عطا ہوئے۔ لیکن خدا جانے کس منطق سے وہ ان دونوں باتوں کو مانتے ہوئے بھی آپ کی نبوت کو "غیر نبوت" کہتے ہیں۔

خیر ہم جو یہاں دکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ پیغام صلح نے اپنے اس عجیب وغریب موقف کو صحیح ثابت کرنے کے لئے حوالہ مذکورہ بالا کی عبارت کو نامکمل بتا کر آگے کا حصہ جو حدیث علماء امتی سے تعلق رکھتا ہے نقل کر دیا ہے مگر چونکہ پورا حوالہ نقل کرنے سے پیغامیوں کے موقف کی تردید ہوتی تھی۔ اس لئے پوری عبارت نقل نہیں کی۔ ہم الفضل کے اسی پرچے میں پورا حوالہ زیر عنوان "امتی نبی" درج کر دیتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ اس ساری عبارت سے کیا صحیح مفہوم نکلتا ہے۔ اس عبارت کے آخری الفاظ غور طلب ہیں۔ جو یہ ہیں:-

"یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا۔"

(باقی صلا پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

امتی نبی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پُر معارف تصنیف حقیقۃ الوحی میں رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحب خاتم ہونے اور اپنے امتی نبی ہونے کی جو لطیف تشریح فرمائی ہے۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ اسی سلسلے میں صفحہ ۲ پر ایڈیٹوریل بھی قارئین ملاحظہ فرمائیں۔

حضور علیہ السلام الہام الٰہی خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا کی تشریح کرتے ہوئے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۷ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ وحی الٰہی کہ خدا کی فیلنگ اور خدا کی مہر نے کتنا بڑا کام کیا۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے اس زمانہ میں محسوس کیا کہ یہ ایسا فاسد زمانہ آگیا ہے۔ جس میں ایک عظیم الشان مصلح کی ضرورت ہے اور خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہے۔ اور ایک پہلو سے نبی کیونکہ اللہ جلّشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہُوا۔ کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے اُمتی بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔ اور ان کو چھوڑ کر جب اور بنی اسرائیل کا حال دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان لوگوں کو رشد اور صلاح اور تقویٰ سے بہت ہی کم حصہ ملا تھا۔ اور حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کی امتیں اولیاء اللہ کے وجود سے عموماً محروم رہی تھی۔ اور کوئی شاذ و نادر ان میں ہُوا۔ تو وہ حکم معدوم کا رکھتا ہے۔ بلکہ اکثر ان میں سرکش فاسق فاجر دنیا پرست ہوتے رہے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کی نسبت حضرت موسےٰؑ یا حضرت عیسےٰؑ کی قوت تاثیر کا توریت اور انجیل میں اشارہ تک نہیں ہے۔ توریت میں جابجا حضرت موسےٰؑ کے صحابہ کا نام ایک سرکش اور سخت دل اور مرتکب معاصی اور مفسد قوم لکھا ہے۔ جن کی نافرمانیوں کی نسبت قرآن شریف میں بھی بیان ہے کہ ایک لڑائی کے موقع کے وقت میں انہوں نے حضرت موسےٰؑ کو یہ جواب دیا تھا فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ یعنی تو اور تیرا رب دونوں جاکر دشمنوں سے لڑائی کرو۔ ہم تو اسی جگہ بیٹھیں گے۔ یہ حال تھا ان کی قربانیوں کا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے دلوں میں وہ جوشِ عشق الٰہی پیدا ہُوا۔ اور توجہ قدسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ تاثیران کے دلوں میں ظاہر ہوئی۔ کہ انہوں نے خدا کی راہ میں بھیڑوں اور بکریوں کی طرح سر کٹائے۔ کیا کوئی پہلی امت میں ہمیں دکھا سکتا ہے یا نشان دے سکتا ہے کہ انہوں نے بھی صدق اور صفا دکھلایا۔ یہ تو حضرت موسیٰ کے صحابہ کا حال تھا۔ اب حضرت مسیح کے صحابہ کا حال سنو کہ ایک نے تو جس کا نام یہودا اسکریوطی تھا تیس ۳۰ روپیہ لے کر حضرت مسیح کو گرفتار کرا دیا۔ اور پطرس حواری جس کو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں۔ اس نے حضرت مسیح کے روبرو ان پر لعنت بھیجی اور باقی جس قدر حواری تھے وہ مصیبت کا وقت دیکھ کر بھاگ گئے اور ایک نے بھی استقامت نہ دکھلائی اور ثابت قدم نہ رہے۔ اور بزدلی اُن پر غالب آگئی۔ اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے تلواروں کے سایہ کے نیچے وہ استقامتیں دکھلائیں۔ اور اس طرح مرنے پر راضی ہوئے۔ جن کی سوانح پڑھنے سے رونا آتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جس نے ایسی عاشقانہ روح ان میں پھونک دی اور وہ کونسا ہاتھ تھا۔ جس نے ان میں اس قدر تبدیلی کر دی۔ یا تو جاہلیت کے زمانہ میں وہ حالت ان کی تھی کہ وہ دنیا کے کیڑے تھے۔ اور کوئی معصیت اور ظلم کی قسم نہیں تھی۔ جو ان سے ظہور میں نہیں آئی تھی۔ اور یا اس نبی کی پیروی کے بعد ایسے خدا کی طرف کھینچے گئے۔ کہ گویا خدا ان کے اندر سکونت پذیر ہو گیا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہ وہی توجہ اس پاک نبی کی تھی جو ان لوگوں کو سفلی زندگی سے ایک پاک زندگی کی طرف کھینچ کر لے آئی۔ اور جو لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے۔ اس کا سبب تلوار نہیں تھی بلکہ وہ اس تیرہ سال کی آہ و زاری اور دعا اور تضرع کا اثر تھا۔ جو مکہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کرتے رہے۔ اور مکہ کی زمین بول اٹھی کہ میں اس مبارک قدم کے نیچے ہوں جس کے دل نے اس قدر توحید کا شور ڈالا جو آسمان اس کی آہ و زاری سے بھر گیا۔ خدا بے نیاز ہے۔ اسکو کسی ہدایت یا ضلالت کی پرواہ نہیں۔ پس یہ نور ہدایت جو خارق عادت طور پر عرب کے جزیرہ میں ظہور میں آیا۔ اور پھر دنیا میں پھیل گیا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلی سوزش کی تاثیر تھی۔ ہر ایک قوم توحید سے دور اور مہجور ہو گئی۔ مگر اسلام میں چشمۂ توحید جاری رہا۔ یہ تمام برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دیگا۔ جو یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔ پس پہلے نبیوں کی امت میں جو اس درجہ کی صلاح و تقویٰ پیدا نہ ہوئی۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ اس درجہ کی توجہ اور دلسوزی امت کے لئے ان نبیوں میں نہیں تھی۔ افسوس کہ حال کے نادان مسلمانوں نے اپنے اس نبی مکرم کا کچھ قدر نہیں کیا اور ہر ایک بات میں ٹھوکر کھائی۔ وہ ختم نبوت کے ایسے معنے کرتے ہیں۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو نکلتی ہے نہ تعریف۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس پاک میں افاضہ اور تکمیل نفوس کے لئے کوئی قوت نہ تھی اور وہ صرف خشک شریعت کو سکھلانے آئے تھے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ اس امت کو یہ دعا سکھلاتا ہے:-

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ پس اگر یہ امت پہلے نبیوں کی وارث نہیں اور اس انعام میں سے ان کو کچھ حصہ نہیں تو یہ دعا کیوں سکھلائی گئی۔ افسوس کہ تعصب اور نادانی کے جوش سے کوئی اس آیت میں غور نہیں کرتا۔ بڑا شوق رکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ آسمان سے نازل ہو۔ مگر خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ وہ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ واٰوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ یعنی ہم نے عیسےٰ اور اسکی ماں کو یہودیوں کے ہاتھوں سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا۔ جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی۔ اور مصفّا پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسےٰ کی طرح مفقود ہے یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا۔ کہ

ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی۔ وہی مسیح موعود کہلائے گا!"

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف دو پونے دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اسلئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ہم اپنے مرتبہ اور مقام کے لحاظ سے ملک و ملّت کیلئے ایک حصار اور سہارے کی حیثیت رکھتے ہیں

ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری حکومت کو نیک نیت ذہن اور انصاف کیساتھ اپنے فرائض ادا کرنیکی توفیق عطا فرمائے

قومی استحکام کیلئے ضروری ہے کہ تمام پاکستانی مشترک اخلاقی اقدار پر سختی کے ساتھ عمل پیرا ہوں

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کا اختتامی خطاب

(قسط دوم ۔ قسط اوّل کے لئے ملاحظہ فرمائیں الفضل ۸ نومبر ۱۹۵۷ء)

حکومتِ وقت کیلئے حصار اور سہارا

محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے بائیبل اور قرآن مجید کی بعض آیات کے حوالہ سے ثابت فرمایا کہ جب تک کسی قوم میں خدا کے سچے پرستار اور اس کے بھیجے ہوئے رسولؐ کے سچے عاشق موجود ہوں اس وقت تک اس قوم پر مکمل تباہی والا عذاب نازل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے منتخب گروہ اور جماعتیں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے بلند مقام پر فائز ہونے کی وجہ سے حکومتِ وقت اور ملک و ملّت کے لئے حصار اور سہارے کے طور پر ہوتی ہیں ۔ یہی پوزیشن جماعت احمدیہ کی ہے۔ ہم اپنے مقام اور مرتبہ کے لحاظ سے حکومتِ وقت کے لئے حصار اور اس کا ایک سہارا ہیں اسی حیثیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں حکومتِ وقت کے لئے ایک تعویذ کے طور پر ہوں ۔ لوگوں نے آپ پر انگریزوں کی خوشامد کا الزام لگایا حالانکہ آپ نے ایک اصولی بات جس کی کتب سماویہ سے تائید ہوتی ہے فرمائی تھی۔ چونکہ آپ کے زمانہ میں انگریزوں کی حکومت تھی اور اس نے سب کو پوری مذہبی آزادی دے رکھی تھی اور وہ دوسروں کے مذہبی معاملات میں مزاحم نہیں ہوتی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے وقت کی حکومت کا نام لیا۔ ورنہ اس سے مراد ایسی حکومتِ وقت ہے کہ جس کا طرزِ عمل نیک سلوک اور انصاف پر مبنی ہو۔ پس بنیادی اصول کے طور پر ہم حکومتِ وقت کے دعا دار ہیں اور اس کی ترقی اور خیر خواہی کے لئے ہمیشہ دعا گو اور اسی حیثیت سے ہمارا وجود ایک حصار اور سہارے کے طور پر ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ حکومت کسی پارٹی کا نام نہیں بلکہ ملک ورائج کے مروجہ قانون کا نام حکومت ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ انصار اللہ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی انفرادی حیثیت میں بھی اور ہم سب جماعتی لحاظ سے بھی حکومتِ وقت کا تعویذ ہیں ۔ جب تک حکومت نیکی اور انصاف کی راہوں پر گامزن رہے گی خدا تعالےٰ ہرگز ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دے گا کہ وہ عام تباہی کی نذر ہو۔

پس ہمیں اپنے مقام اور حیثیت کو سمجھتے ہوئے دو قسم کی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالےٰ ہماری حکومت کو اس تعویذ کی قدر و قیمت کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ ہماری حکومت کو نیک نیت ذہن اور انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور کرے تاکہ حکومت ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہوتے ہوئے ہر آن ترقی کی طرف قدم اٹھائے اور بامِ عروج پر پہنچے۔

سچّا مسلمان بننے کی تلقین اور اس کی اہمیّت

اسی ضمن میں محترم نائب صدر صاحب نے ایک اور اہم امر کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا ہمیں اپنے ملک کے استحکام اور اس کی ترقی کے لئے اس بات کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہیئے کہ تمام مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان اخلاقی اقدار پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوں جو تمام فرقہ ہائے اسلام کے درمیان مشترک ہیں ۔ بے شک ہر فرقہ ایک علیحدہ دینی مسلک کا پابند ہے۔ لیکن کوئی نہیں جو یہ کہتا ہو جھوٹ بولو بددیانتی کو اپنا شعار بناؤ۔ ظلم اور ناانصافی پر کاربند ہو۔ یا یہ کہ محنت کے قریب نہ پھٹکو۔ بلا استثناء سب کے نزدیک یہ بات مسلّم ہے کہ سچ بولنا دیانت داری کو اپنا شعار بنانا ۔ ہر معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینا۔ محنت سے جی نہ چرانا۔ اور اسی قسم کے دوسرے اعلےٰ اخلاق اپنے اندر پیدا کرنا۔ سچا مسلمان بننے کے لئے از حد ضروری ہے پس ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم اس بات کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں کہ سب اپنے اپنے عقیدے کے مطابق عملاً سچے مسلمان بنیں۔ اگر سارے ہی لوگ سچائی۔ دیانت اور انصاف وغیرہ اوصاف کے حامل بن جائیں تو اس سے ملک میں ایک خوشکن انقلاب رونما ہو سکتا ہے اور یہ سرزمین صحیح معنوں میں امن و آشتی کا گہوارہ بن سکتی ہے۔ افراد خواہ وہ حکومت سے تعلق رکھتے ہوں یا عوام میں سے ہوں سب کا ان مشترک اقدار کو اپنانا اور ان پر عمل پیرا ہونا خود حکومت کی مضبوطی کے لئے بہت ضروری ہے۔ کیونکہ تاریخ میں ایسی کوئی قوم نہیں ملتی جس نے جھوٹ بول کر اور بددیانتی سے کام لے کر ترقی کی ہو اور اس کی ترقی کو دوام نصیب ہوا ہو۔ پس ہم جو اس زمانہ میں سچائی کے علمبردار ہیں ہم جو اس زمانہ میں دیانت کے علمبردار ہیں اور ہم جو اسی زمانہ میں محنت اور عدل و انصاف کے علمبردار ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر پاکستانی سے جا کر کہیں کہ تم اگر اپنی خاطر نہیں تو ملک اور قوم کی خاطر ہی اپنے اندر وہ مشترک اخلاقی اقدار پیدا کرو جن کی اسلام تعلیم دیتا ہے تا دنیا میں اسلام کا نام بلند ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا انتہائی بلندی پر گاڑا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارے سپرد جو کام ہے وہ بہت عظیم ہے ہمیں ساری دنیا کو مسلمان بنانا ہے۔ اور ہماری اپنی حالت یہ ہے کہ ہم بہت غریب اور نادار ہیں ۔ ہم میں اتنی طاقت نہیں کہ ہم اس کام کو انجام دے سکیں تاوقتیکہ وہ ارحم الراحمین خدا جس نے اس کام کی سرانجام دہی کیلئے ہمیں منتخب کیا ہے اور جس نے اس عظیم ذمہ داری کا بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈالا ہے ہمیں ہمت عطا نہ کرے اور اپنے خاص فضل سے نواز کر ہمیں اس قابل نہ بنا دے کہ اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود ہم اس امتحان میں پورے اتر سکیں پس آؤ ہم اسی کے حضور جھکیں اور اسی سے دعا مانگیں کہ وہ ہماری مدد فرمائے۔

اس ولولہ انگیز خطاب کے بعد تمام انصار نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں پورے خلوص اور جوش کے ساتھ اپنا عہد دہرایا۔ بعد ازاں آپ نے ایک نہایت پرسوز اور رقت آمیز اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ انصار اللہ کا تیسرا سالانہ اجتماع کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس سال بھی جلسہ سالانہ ۵۷ء کی مبارک تقریب پر روزنامہ الفضل کا خاص نمبر شائع ہوگا جو اہم دینی مضامین پر مشتمل ہوگا ــ علمائے سلسلہ اور مضمون نگار احباب سے استدعا ہے کہ وہ براہ کرم اوّلین فرصت میں مضامین تحریر فرما کر ارسال فرمائیں ۔ مشتہرین حضرات بھی جلد سے جلد اشتہارات کے لئے جگہ محفوظ کرا لیں ۔

امیر منکرین خلافت کی صریح بددیانتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "لاہور میں ہمارے پاک ممبر" کی مغالطہ انگیز تشریح

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

(قسط نمبر ۳)

پھر امیر منکرین خلافت نے یہ الہام بھی پیش کیا۔

"لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ان کو اطلاع دی جائے۔ نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہے گا مگر مٹی رہے گی"

اور اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"یہ جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے متعلق ہے۔ جن کے بارہ میں طرح طرح کے وسوسے ڈالے گئے"

الہام میں تو کسی کا نام نہیں ذکر کیا گیا لیکن امیر منکرین خلافت کہتے ہیں کہ وہ حضرت مولانا محمد علی حضرت خواجہ کمال الدین اور حضرت مرزا یعقوب بیگ صاحب اور حضرت ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اور حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب تھے

پورا الہام

پورا الہام یہ ہے۔

"لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں۔ ان کو اطلاع دی جاوے نظیف مٹی کے ہیں۔ وسوسہ نہیں رہیگا مگر مٹی رہے گی۔ سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔ سب مولوی ننگے ہو جائیں گے۔ انا اللّٰہ ذو المنن انی مع الرسول اقوم" (تذکرہ ص ۴۱۵ بحوالہ الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۰ء)

اور اسی الہام کو حضرت اقدسؑ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"لاہور میں ہمارے پاک محب ہیں۔ وسوسہ پڑ گیا ہے۔ پر مٹی نظیف ہے وسوسہ نہیں رہیگا مٹی رہے گی"

(الحکم ۱۷ ؍ اگست ۱۹۰۲ء)

یہ الہام دسمبر ۱۹۰۰ء کا ہے۔ اور اسوقت مولوی محمد علی صاحب لاہور چھوڑ کر قادیان آچکے تھے۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم پشاور میں رہتے تھے۔ اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم جہلم میں سکونت پذیر تھے اور سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم اس وقت تک سلسلہ احمدیہ میں داخل ہی نہ ہوئے تھے۔ پس اس الہام کے مصداق یہ حضرات کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ الہام ان کے متعلق ہے۔ جو لاہور میں رہتے تھے جیسا کہ الہام کے الفاظ "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں" اور یہ کہ "ان کو اطلاع دی جاوے" سے ظاہر اس لئے وہ یقیناً حضرت مفتی محمد صادق صاحب مرحوم جو اسوقت لاہور میں اکونٹنٹ جنرل پنجاب کے دفتر میں ملازم تھے۔ اور میاں چراغ الدین صاحب مرحوم رئیس لاہور اور ان کی اولاد اور میاں معراج الدین صاحب مرحوم اور منشی تاج دین صاحب مرحوم اور خلیفہ رجب دین صاحب مرحوم اور حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم اور بابو غلام محمد صاحب مرحوم اور دیگر مخلص احمدی تھے۔ جو اسوقت لاہور میں رہتے تھے۔ گویا اس الہام میں اس وقت لاہور میں مخلص احمدیوں کے پائے جانے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی گئی تھی۔ اور انہیں نظیف مٹی کے بنے ہوئے یعنی پاک طینت بتایا گیا تھا۔

امیر منکرین خلافت کے بتائے ہوئے حضرات میں سے صرف شیخ رحمت اللہ مرحوم تھے جو اس وقت لاہور میں رہتے تھے۔ جو فی الواقعہ مخلص تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محبین میں سے تھے۔ لیکن بعد میں ان کے متعلق ایک اور الہام میں ان کی تبدیلیٔ حالت کے متعلق خبر دی گئی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ ؍ مئی ۱۹۰۵ء کی صبح کو شیخ رحمت اللہ صاحب کو مخاطب کر کے سنایا کہ میں نے آپ کے لئے دعا کی تھی۔ اور مجھے یہ الہام ہوا۔

"تشر الذین انعمت علیھم"

یعنی ترا رت اللہ لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا۔ پس اگر ان کی حالت بدلنے والی نہ ہوتی۔ اور انہوں نے منکرین خلافت کی پلیٹ میں نہ آنا ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام نہ ہوتا۔ پس اس الہام زیر بحث کے حقیقی مصداق یقیناً وہی مخلص احمدی تھے۔ جن کا ہم اُوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اس حقیقت کے منکشف ہونے کے بعد امیر منکرین خلافت اپنی جہالت پر دل میں ضرور شرم محسوس کریں گے۔

ہاں اگر اس الہام کو آئندہ کیلئے بطور پیشگوئی لیا جائے۔ تو پھر بھی یقیناً الہام کے مصداق لاہور کے مبائعین ہیں۔ نہ کہ منکرین خلافت۔ کیونکہ اس الہام میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ لاہور میں وسوسہ ڈالنے والے افراد بھی ہوں گے اور بعض محبین مسیح موعود علیہ السلام کے دلوں میں وسوسہ پڑ جائیگا۔ لیکن آخر کار وہ وسوسہ دُور ہو جائے گا۔ اور وہ وسوسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ رسالت و نبوت اور مقام و مرتبہ کے متعلق ہوگا۔ جیسا کہ اگلے الہامی فقرہ۔

"سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا۔" اور "انی مع الرسول اقوم" سے ظاہر ہے۔

سب سے کچا مولوی

اب ان لوگوں کی نشاندہی کرنے کے لئے ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ کون سا مولوی تھا جو سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا ثابت ہوا وہ یقیناً گروہ منکرین خلافت سے تعلق رکھتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں میں۔ اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں۔ اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ کیونکہ اس کے ساتھ الٰہی چمک اور نور دیکھتا ہوں اور اس کے ساتھ خدا کی قدرتوں کے نمونے پاتا ہوں"

الہامات کی صحت کا معیار

پھر آپ نے اپنے الہامات کو قرآن مجید کی طرح دوسرے لوگوں کے الہامات کی صحت و خطا معلوم کرنے کے لئے بطور معیار مبارک فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں

"میرا مذہب تو یہ ہے۔ کہ جب تک اعتقادی نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جائیں۔ تب تک الہامات کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے۔ پھر یہ بھی دیکھنا ہے۔ کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں۔ بلکہ شیطانی القاء ہے اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے۔ کہ انجام کار ہلاک ہو جاتے ہیں"

(بدر ۱۴ ؍ فروری ۱۹۰۷ء)

منکرین خلافت کا عقیدہ دربارہ الہامات مسیح موعودؑ

مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے ظہیر الدین اروپی کو لکھا۔

"کیا آپ قرآن کریم اور حدیث صحیح کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اور تحریر پر مقدم جانتے ہیں جیسا کہ ہمارا مسلک ہے"

(پیغام صلح جلد ۵ ص ۹۲ و ۹۳)

اور اپنے عقیدہ کی صحت کا یہ ثبوت دیا کہ "خود حضرت صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں اپنے الہامات کو کتاب اللہ اور حدیث پر عرض کرتا ہوں۔ اور کسی الہام کو کتاب اللہ اور حدیث کے مخالف پاؤں تو اُسے کھنگار کی طرح پھینک دیتا ہوں"

(شناخت مامورین ص ۲)

حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لکھا وہ یہ ہے۔

"مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولا گیا ہے۔ کہ میرا ہر ایک الہام سچا اور خالص ہے۔ اور شریعت کے مطابق ہے۔ اور میرے کسی الہام میں نہ کوئی شک ہے۔ اور نہ کچھ ملاوٹ اور نہ کوئی شبہ ہے۔ اور اگر فرض محال کے طور پر معاملہ اس کے خلاف ہوتا تو ہم

(باقی صفحہ پر)

ربوہ میں تحریک جدید کے وعدوں کا کام

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے ربوہ کے خدام الاحمدیہ کو پُرزور تحریک فرمائی کہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں ہر حلقے کے خدام جلد از جلد مکمل کریں اور مرکز میں بھجوا کر مجھے اطلاع دیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے کہ ربوہ کے خدام اپنے اپنے محلّے کی دفتر دوم و دفتر اول کی فہرستیں قسط وار یا یکمشت اس مہینے کے آخر تک مکمل بھجوا دیں گے اس لئے کہ اگلے مہینے میں جلسے کے کام میں مصروفیت ہو جائے گی۔

اس سلسلے میں محلہ دارالرحمت غربی کے سیکرٹری مال کیپٹن محمد سعید صاحب نے اپنے محلہ کی فہرست جو ایک سو بارہ افراد پر مشتمل ہے۔ جن کے وعدوں کا میزان -/۱۲۱۹ روپیہ گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ مکمل دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے دو دو تین دفعہ گھروں میں جا کر وعدے لکھوائے۔

اب میں کہہ سکتا ہوں کہ محلہ دارالرحمت غربی کے مرد عورت اور بچے تقریباً شامل ہو چکے ہیں الا ان یشاء اللہ رب العالمین۔ اگر اور بھی کوئی معلوم ہوا۔ تو ان کا وعدہ پھر بھجوا دوں گا۔

اگر ربوہ اور پاکستان کی جماعتوں کے ذمہ دار خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری تحریک جدید و مال تحریک جدید کے چندے کے وعدے لینے میں زیادہ جوش۔ زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام کریں۔ تو ہر جماعت کے وعدوں کی فہرستیں دو تین ہفتہ کے اندر تکمیل پا سکتی ہیں۔ رہے ان بڑی شہری جماعتوں کے جن کے احباب دور دور مختلف شہر کے حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ بہرحال وہ بھی اگر کوشش کریں۔ تو پانچ چھ ہفتے کے اندر فہرست کی تکمیل کر کے بھجوا سکتے ہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

۱۔ بھرتی سٹینو ٹائپسٹس

محکمہ پاکستان ملٹری اکاونٹس۔ امتحان مقابلہ نومبر ۱۹۵۷ء میں۔ سینٹر راولپنڈی۔ لاہور۔ کراچی۔ ڈھاکہ سپیڈ ۸۰ و ۱۰۰۔ تنخواہ

۸۵-۶-۱۱۵-۱۵-۲-۱۷۵-۱۰-۲۲۵ سپیشل پے ۲۰

گرانی الاؤنس علاوہ۔ شرائط: میٹرک۔ پاکستانی۔ عمر ۱/۱۱/۵۷ کو ۱۸ تا ۲۴۔

درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات و ۲ پاسپورٹ سائز فوٹو۔ دنمبر دفتر روز گار و نام سینٹر مندرجہ ذیل میں سے کسی افسر کو ۱۵/۱۱/۵۷ تک لازم

1- The C.C.M.A, Rawalpindi

2- The F.C.M.A, Lahore Cantt

3- The C.M.A. Karachi

(پ۔ ٹ ۵/۱۱/۵۷)

۲۔ محکمہ پاکستان آڈٹ

امتحان مقابلہ برائے بھرتی ایس اے ایس اپرنٹسز دسمبر ۱۹۵۷ء کے پہلے ہفتہ میں سینٹر کراچی۔ لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ و چاٹگانگ مضامین (۱) پریسی و ڈرافٹ (۲) ابتدائی ریاضی (۳) جنرل نالج۔ عرصہ اپرنٹس شپ ۳ سال تنخواہ سال اول -/۱۵۰ ماہوار دوم -/۱۷۵ تا تقام اکاؤنٹنٹ لگنے پر ۲۵۰-۱۵-۴۰۰-۱۵-۵۰۵۔ شرائط: گریجوایٹ۔ پاکستانی عمر ۱/۱/۵۸ کو زائد از ۲۵۔ درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۱۵/۱۱/۵۷ تک بنام

The Comptroller and Auditor General of Pakistan,

243— Staff Lines, Karachi

(پ۔ ٹ۔ ۵/۱۱/۵۷)

۳۔ جونیئر کلرک

دفتر ویسٹ پاکستان پبلک سروس کمیشن لاہور میں ضرورت۔ درخواست سادہ کاغذ پر۔

تنخواہ: ۷۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰۔ علاوہ الاؤنس

شرائط: پاکستانی میٹرک۔ سیکنڈ ڈویژن سپیڈ ٹائپ ۳۵۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ آخری تاریخ ۱۲/۱۱/۵۷ (پ۔ ٹ ۵/۱۱/۵۷)

(ناظر تعلیم ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ نوٹ فرمالیں

اکثر اوقات دفتر خدام الاحمدیہ کی ڈاک جو نائب صدر صاحب یا معتمد صاحب یا کسی اور شعبہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اس پر عہدہ کی بجائے نام لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح وہ ڈاک ذاتی بن جاتی ہے۔

آئندہ کے لئے احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ خدام الاحمدیہ کی کوئی ڈاک کسی فرد کے نام سے نہ بھیجا کریں۔ بلکہ صرف عہدہ درج کیا کریں۔ اور پتہ پر دفتر خدام الاحمدیہ لکھا کریں۔ تاکہ اس کی تعمیل میں دیر نہ ہو۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

۱۔ برادرم محمد یوسف صاحب ابن چوہدری رحمت علی صاحب چک ۶۵/پ ضلع رحیم یارخاں کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ نومولود کی صحت و عافیت کے ساتھ درازیٔ عمر نیک و خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی دعا فرما کر ممنون فرمائیں

(چوہدری غلام نبی کلرک دفتر الفضل)

۲۔ میری ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال کراچی کو اللہ تعالےٰ نے ۹ ستمبر ۱۹۵۷ء کو بچی عطا فرمائی۔ نومودہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار کی پوتی اور میاں عبدالغنی صاحب قریشی لدھیانوی کی نواسی ہے۔ احباب کرام نومودہ کی درازیٔ عمر۔ نیک اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

عائشہ پروین محمد نگر لاہور

دعائے مغفرت

چوہدری خلیل احمد صاحب کلرک محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر جن کے لاپتہ ہونے کا اعلان اخبار الفضل میں شائع کر دیا گیا تھا کے متعلق ان کے چچا مکرم چوہدری فضل احمد صاحب واقف زندگی مینیجر کریم نگر فارم کی کوئٹہ سے پتہ چلا ہے کہ وہ ۱۲ اگست کو ہسپتال میں انتقال فرما گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نوجوان مستعد اور مخلص کارکن تھے۔ اور اپنا کام نہایت چستی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے عادی تھے۔ بعارضہ تپ دق بیمار ہو کر پہلے میرپور خاص میں زیر علاج رہے۔ بعد میں ڈاکٹری مشورہ کے مطابق تبدیلیٔ آب و ہوا کی غرض سے کوئٹہ چلے گئے۔ جہاں معلوم ہوتا ہے۔ یکدم زیادہ بیمار ہونے پر ہسپتال میں داخل ہو گئے۔ وہیں اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور ان کے اعزاء کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دوستوں سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(خاکسار مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت)

۲۔ میری والدہ صاحبہ رضائے الٰہی سے کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد یکم نومبر صبح ۸ بجے کے قریب اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ احباب جماعت صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(افتخار احمد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی چھوٹی بچی نفیسہ بیگم نو دس ماہ سے بیمار ہے۔ حالت تشویشناک ہے احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری پھوپھی صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (محمد شریف ٹکسالی گیٹ لاہور)

۲۔ مسٹر عبدالرشید صاحب بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز چوہدری عبدالعزیز صاحب بعارضہ سر درد عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(محمد یوسف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ سندھ)

بہ جبینِ از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
زبہر ناصران دینِ حق نصرت شود پیدا

چندہ تحریک جدید نقد ادا کرنے والے احباب کی بقیہ فہرست

- سید الاسلام نادی گارڈ خصوصاً فنی ۱۰۰/-
- اہلیہ " ۶/- ۱۲۰/-
- حکیم حکیم محمد اسلم پسران ۱۴/-
- ملک عبدالجبار صاحب ڈپٹی سرحد ۳۱/-
- اہلیہ صاحبہ " حسن ابدال ۱۹/-
- ملک محمد نذیر خان پسر ملک عبدالجبار صاحب ۱۵/-
- اہلیہ " ممتاز بیگم صاحبہ ۷/۹
- ملک محمد الیاس خان پسر ملک عبدالجبار صاحب ۱۵/-
- محمد اقبال طالب علم تعلیم الاسلام کالج " ۷/۱۱
- امۃ الباری، امۃ الرشید، امۃ السمیع، امۃ الوحید، بشیر احمد، اعجاز احمد بچگان ۱۲/۴
- صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ۲۰۰/۹
- سیدہ امۃ طیبہ بیگم اہلیہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ۱۰۱/۸
- صاحبزادہ مرزا مجیب احمد " ابن ۱۲/۹
- صاحبزادی امۃ السابق صاحبہ دختر ۵/۴
- صاحبزادہ خالد تسلیم احمد " ابن ۵/۲
- چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت ۷۹/۱۲
- اہلیہ " ۳۹/۱۲
- دادی صاحبہ " ۱۱/۱۲
- والدہ صاحبہ " ۳۹/۱۲
- ماسٹر محمد دین صاحب انور سرگودھا ۵۱/۱۳
- " " والدہ ۳۴/۱۲
- بشریٰ خاتون اہلیہ " ۱۷/۸
- جمیلہ خاتون ہمشیرہ " ۸/۱۰
- میزا احمد پسر " ۶/۵
- راشدہ خاتون دختر " ۶/-

آپ نے سال ۲۳ کے ۱۲۲ اور سال ۲۴ کے ۱۲۵/- روپیہ اکٹھے داخل فرمائے۔ تا دیر سے ادا کرنے کی تلافی ہو۔

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

اگر یاران کنوں بر غربت اسلام رحم آید
باصحاب نبی نزد خدا الیست شود پیدا

اگر امروز فکر عزت دیں در ستماجو شد
شمار انزد الٰہ زلیست و عزت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا

ز بذل در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

بہ معنت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
فضائے آسماں است ایں بہر حالت شود پیدا

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دُعا

(۱) حکیم محمد عبدالعزیز صاحب۔ صحابی حضرت مسیح موعودؑ و ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال۔ ایک عرصہ سے بعارضہ انفلوئنزا و پیچش اور آشوب چشم اور ضعف قلب بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سلطانہ عزیز اہلیہ حکیم محمد عبدالعزیز ربوہ)

(۲) میری دادی جان مریدکے ضلع شیخوپورہ میں بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے (رفیع احمد مرتضیٰ کوٹ)

(۳) خاکسار مالی پریشانیوں اور دیگر مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار رشید الدین معرفت شیخ کریم بخش اینڈ سنز ۱۶۸ انار کلی لاہور) (م)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

آپ کی اس عبارت سے وہ فرق واضح ہوتا ہے جو عام علمائے امت اور مسیح موعود میں ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگرچہ حدیث علماء امتی کا اطلاق عام علمائے امت پر ہوتا ہے۔ مگر ان میں سے مسیح موعودؑ کو خاص امتیاز یہ حاصل ہوگا کہ وہ امتی نبی ہوگا۔ اس طرح پیغام صلح نے صرف حدیث "علماء امتی" نقل کر کے یہ فریب دینا چاہا ہے کہ مسیح موعودؑ کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ بلکہ وہ بھی عام علمائے امت کی طرح محض انبیاء بنی اسرائیل کی طرح غیر نبی ہی ہوگا۔ کتنا فریب ہے؟

یہ فریب ہے جو پیغامی
دوسروں کو یا اپنے
آپ کو دیتے ہیں!

(۴) میرے بچے عزیزم محمود احمد کی بائیں ٹانگ پر فالج ہو گیا تھا۔ اب قدرے آرام ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین غلام احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاول پور

بعدالت جناب رانا عبدالاحد صاحب نائب تحصیلدار باختیار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم چنیوٹ

بمقدمہ تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۲ جمعبندی سال ۵۴-۱۹۵۵ء رقبہ مع حالات موضع واڑہ ٹھٹھہ محمد شاہ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ (۱) عزوان شیر ولد بہاول قوم جٹ مرال سکنہ چک ۲۴۰ گ ب خانوانہ تحصیل و ضلع لائلپور (۲) صالحون ولد حباب (۳) مسماۃ فتح نابالغہ دختر سندرا بر فاقت صالحون ولد سباب سائل ۲ (۴) ممند ولد شاہون نابالغ (۵) اسماعیل ولد شادو بر فاقت صالحون سائل ۲ (۶) مسماۃ دولاں نابالغہ دختر محمد برفاقت شیر سائل ۱ قوم جٹ مرال سکنہ چک ۲۴۰ گ ب خانوانہ تحصیل و ضلع لائلپور سکنہ واڑہ ٹھٹھہ محمد شاہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ سائلان۔

بنام (۱) شہادت ولد متحل قوم جٹ مرال۔ (۲) صاحبہ ولد متحل (۳) برخوردار ولد تاجہ (۴) مسماۃ عشرہ بی بی دختر تاجہ (۵) راجہ ولد سجادلہ (۶) احمد ولد سجادلہ (۷) شیر محمد نابالغ ولد ڈلا بولایت امینہ والدہ خود (۸) بشیر احمد نابالغ ولد ڈلا بولایت مسماۃ امینہ مذکور (۹) مسماۃ سکینہ دختر ڈلا (۱۰) مسماۃ حلیمہ دختر ڈلا (۱۱) مسماۃ زینب نابالغہ دختر ڈلا بولایت مسماۃ امینہ مذکور (۱۲) مسماۃ جوڑی نابالغہ دختر ڈلا (۱۳) صادق عرف نصرت ولد امیر (۱۴) نورا ولد دتہ (۱۵) احموں ولد دتہ (۱۶) غلام ولد محمد نابالغ بولایت نورا مسئول الیہ ۱۴ (۱۷) موسیٰ ولد محمد نابالغ بولایت نورا مسئول الیہ ۱۴ (۱۸) عیسےٰ ولد محمد نابالغ بولایت نورا مسئول الیہ ۱۴ (۱۹) علی ولد نورا (۲۰) احمد ولد نورا (۲۱) صالحون ولد نورا (۲۲) سلطان ولد نورا نابالغ برفاقت علی ۱۹ (۲۳) امیر ولد نورا برفاقت علی ۱۹ (۲۴) مسماۃ اللہ جوائی بیوہ رجبہ (۲۵) مسماۃ فاطمہ دختر رجبہ (۲۶) مسماۃ تلو (۲۷) مسماۃ فتح (۲۸) احمد ولد سماعیل (۲۹) فرید ولد شہامند نابالغ بولایت احمد مسئول الیہ ۲۸ رجبہ خود (۳۰) مسماۃ جنتاں دختر شہامند (۳۱) مسماۃ موندلاں نابالغہ دختر شہامند بولایت احمد مسئول الیہ ۲۸ چچا خود (۳۲) شیر محمد ولد محمد (۳۳) محمد ولد بہاب (۳۴) مسماۃ رحمت والدہ سندرا قوم جٹ مرال سکنہ واڑہ ٹھٹھہ محمد شاہ۔ تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ (۳۵) والدہ ولد بہاول قوم جٹ مرال چک ۲۴۰ گ ب خانوانہ تحصیل و ضلع لائلپور مسئول الیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مسئول الیہم مندرجہ مقدمہ ہذا معمولی طریقہ پر تعمیل سمنات کرنے سے دیدہ دانستہ گریز کر رہے ہیں اور پیروی مقدمہ کے لئے حاضر نہیں آ رہے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اصالتاً و وکالتاً یا بذریعہ مختار مؤرخہ ۱۱/۱۱/۵۷ بوقت ۹ بجے صبح بمقام چنیوٹ عدالت ہذا میں پیش ہو دیں۔ بصورت غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی اور بعد کو کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔ (آج ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے اجرا ہوا۔

مہر عدالت دستخط اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم چنیوٹ

امیر منکرین خلافت کی صریح بد بیانی

(بقیہ صفحہ ۵)

ان سب الہامات کو ردی چیز اور کھانسی کے مادہ کی طرح اپنے ہاتھوں سے پھینک دیتے"

(ترجمہ از عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس بات کو فرض محال کے طور پر لکھا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے اپنے باطل عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے اسے حقیقت واقعیہ کے طور پر پیش کر دیا۔

اسی طرح مولوی محمد احسن صاحب مرحوم نے غیر مبایع ہونے کی حالت میں لکھا "میرے نزدیک حدیث ضعیف بھی اقوال والہامات سے مقدم ہے۔ بشرطیکہ کتاب اللہ سنت صحیحہ سے مخالف نہ ہو"

(القول الممجد ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

گویا ان کے نزدیک الہامات مسیح موعود علیہ السلام کا مرتبہ ضعیف حدیث سا بھی نہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ "سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا" کے مصداق مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور مولوی محمد احسن صاحب مرحوم ہیں جن کی شہادت کو مولوی محمد علی صاحب مرحوم نے ایک مامور کی بذریعہ الہام شہادت سے بھی بڑھ کر وقیع قرار دیا ہے۔

(دیکھو شناخت مامورین صفحہ ۱۳۔۱۴)

اور امیر منکرین خلافت مولوی صدر دین صاحب اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ انہوں نے ایک مرتبہ یہ کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے آکر کیا کیا۔ نہ لوگ مسلمان ہوئے۔ اور نہ مسلمانوں کو حکومت ملی آئے بھی اور چلے بھی گئے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بقول ان کے اس دنیا سے نعوذ باللہ ناکام و نامراد گئے۔ اس سے امیر منکرین خلافت کے ایمان کی حقیقت جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر ہے۔ ظاہر ہے

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ الہام میں ایک شخص کا ذکر ہوتا ہے۔ یا رؤیا اور کشف میں ایک شخص دکھایا جاتا ہے۔ مگر اس سے مراد اس کے دوسرے ہم نام رفقائے کار اور متبعین بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے تمام منکرین خلافت جنہوں نے ایک "مولوی" کو اپنا امیر اور لیڈر تسلیم کیا۔ ان سب کو مولوی کے نام سے پکارا گیا۔ اور فرمایا کہ وہ سب ننگے ہو جائیں گے۔ خواہ وہ مولوی صدر دین ہوں۔ یا مولوی محمد احسن امروہی یا کوئی اور ہوں۔ ان سب کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان کی حقیقت ظاہر ہو جائے گی

انی مع الرسول اقوام

پھر اس الہام کا آخری فقرہ یعنی انی مع الرسول اقوم جس میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنا رسول قرار دیکر آپ کی تائید کا وعدہ کیا ہے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس الہام میں "پاک ممبروں" سے منکرین خلافت نہیں بلکہ لاہور کے مبایعین کی جماعت مراد ہے کیونکہ وہی آپ کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں۔ اور منکرین خلافت تو آپ کو صرف ایک محدث خیال کرتے ہیں۔

پس اس الہام میں اس طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ لاہور کے پاک طینت احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رسالت کے متعلق بھی وسوسہ ڈالا جائے گا۔ اور کہا جائیگا۔ کہ آپ خدا تعالیٰ کے رسول نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس وسوسہ کو بھی دور کر دیگا اور لاہور کی جماعت کے نیک اور مخلص اور پاک طینت ممبر آپ کے اصل درجہ کو پہچان لینگے اور اس پر قائم رہیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لاہور سے منکرین خلافت کا فتنہ اٹھا۔ اور قسم قسم کے وسواس ڈالے گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور کے وہ احمدی جو ۱۹۰۰ء کے الہام میں پاک طینت قرار دیئے گئے تھے۔ وہ حق پر مضبوطی سے قائم ہو گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مرتبہ الہام اور آپ کی نبوت و رسالت کے مسئلہ کی حقیقت کو بخوبی سمجھ گئے۔ پس اس الہام میں۔ "پاک ممبروں" سے وہی احمدی مراد لئے جائینگے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی حضرت فضل عمر اور آپ کے حسن و احسان میں نظیر کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت و رسالت پر ایمان لائے۔ (باقی)

درخواست دُعا

بندہ کی اہلیہ صاحبہ قریباً دو ہفتہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ان کی جلد صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

(خلیفہ صلاح الدین احمد ربوہ)

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے مطبوعہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر ۲۴ نومبر ۱۹۵۷ء کے دو بجے بعد دوپہر تک مقررہ فارموں پر (جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم مل سکتے ہیں) پیش کئے جانے چاہئیں۔ اور اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر پبلک کے سامنے کھولے جائیں گے۔

کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈر	زر ضمانت جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
(ا) قلعہ ستار شاہ اور مسن کالا ریلوے سٹیشنوں کے درمیان میل ۲۳/۱ سے ۱۱/۵ اور ۱۵/۵ سے ۱۸/۵ تک اور میل ۱۸/۱ سے ۲/۱ تک پانی کے نکاسی سوراخوں کا بند کرنا۔ نیز چوہڑکانہ و بھابیکے ریلوے سٹیشنوں کے درمیان واقعہ پل نمبر ۱۴۵ (جسے سیلاب بہا کر لے گیا ہے) کے پشتہ ۱۰x۱ انٹ از میل ۲۴/۲۹ تا ۳۰/۱ کی دوبارہ تعمیر (اینٹیں بذمہ ٹھیکیدار)	۸۵,۰۰۰/- روپے	۱,۷۰۰/- روپے	۲ ماہ
(ب) شاہدرہ اور کالا شاہ کاکو ریلوے سٹیشنوں کے درمیان رانا موسنی میں جہاں ڈبل لائن ختم ہوتی ہے پل نمبر ۵ واقعہ میل ۱-۳/۶۷ کی جگہ ڈاٹوں ۳۱ تا ۳۶ کی دوبارہ تعمیر (ہر قسم کی مزدوری اور مواد اور اینٹیں وغیرہ بذمہ ٹھیکیدار)	۷۰,۰۰۰/- روپے	۱,۴۰۰/- روپے	دو ماہ

—— ایسے ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں۔ وہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۷ء تک اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر دے سکتے ہیں۔

—— مفصل شروط ہدایات اور مطبوعہ شیڈول ریٹ اور اندازے وغیرہ میرے دفتر میں کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

—— ادارہ ریلوے اس بات کا ہرگز پابند نہیں کہ وہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

—— کامیاب ٹھیکیدار کا فرض ہوگا کہ وہ مذکورہ بالا کاموں کے لئے اینٹیں بھی خود مہیا کرے۔ ادارہ ریلوے اینٹوں کی لدوائی یا اتروائی یا دیگر ایسے اخراجات علیحدہ طور پر ادا نہیں کرے گا۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور

دارالامراء نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیدیا

لنڈن ۹ نومبر۔ برطانوی دارالامراء نے قرار دیا ہے کہ نظام حیدر آباد دس لاکھ سات ہزار نوسو چالیس پونڈ کی رقم کی واپسی کے لئے کاروائی نہیں کر سکتے جو لنڈن کے ایک بینک میں جمع ہے۔ کیونکہ اس سے پاکستان کے خود مختارانہ حقوق میں مداخلت ہو گی۔ یہ رقم لنڈن میں پاکستان کے ایک سابق ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کے نام ستمبر ۱۹۴۸ء میں ریاست حیدر آباد پر بھارتی فوجوں کے حملے سے کچھ ہی پہلے منتقل کی گئی تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴